

سرکاری رپورٹ (مباحثات)

انچاس واں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 27 فروری 2018ء بروز منگل بمطابق 10 جمادی الثانی 1439 ہجری۔

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
03	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	1
04	وقفہ سوالات۔	2
08	رخصت کی درخواستیں۔	3
09	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	4
26	مجلس قائمہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا۔	5
31	گورنر بلوچستان کا حکم نامہ۔	6

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر----- میڈم راحیلہ حمید خان ڈرانی

ڈپٹی اسپیکر----- میر عبدالقدوس بزنجو

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی----- جناب شمس الدین

ایڈیشنل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔ جناب عبدالرحمن

چیف رپورٹر----- جناب مقبول احمد شاہوانی



بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 27 فروری 2018ء بروز منگل بمطابق 10 جمادی الثانی 1439 ہجری، بوقت شام شام 05 بجکر 25

منٹ پریزیر صدرات میڈم راحیلہ حمید خان ڈرانی، اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

میڈم اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ ط اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیُّ عَزِیْزٌ ﴿۱﴾ اللّٰهُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ رُسُلًا وَمَنْ

النّٰسِ ط اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ ﴿۲﴾ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ط وَآلِی اللّٰهِ

تُرْجِعُ الْاُمُوْر ﴿۳﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ارْكَعُوْا وَاَسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ

وَفَعَلُوْا الْخَیْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۴﴾

﴿بارہ نمبر ۱ سُورَةُ الْحَجِّ آیَات نمبر ۷ تا ۷۷﴾

ترجمہ: اللہ کی قدر نہیں سمجھے جیسی اس کی قدر ہے بیشک اللہ زور آور ہے

زبردست۔ اللہ چھانٹ لیتا ہے فرشتوں میں پیغام پہنچانے والے اور آدمیوں میں اللہ

سُنْتا دیکھتا ہے۔ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے اور اللہ تک پہنچ

ہے ہر کام کی۔ اے ایمان والو! رکوع کرو اور سجدہ کرو اور بندگی کرو اپنے رب کی اور

بھلائی کرو تا کہ تمہارا بھلا ہو۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْاَبْلَٰغُ۔

- میڈم اسپیکر: جزاک اللہ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جی سردار صاحب۔
- سردار محمد اسلم بزنجو: میں محکمہ بلدیات کا احوالہ دیتا ہوں، میونسپل کارپوریشن ہے۔
- میڈم اسپیکر: سردار صاحب! میں پہلے ذرا قانونی کارروائی کر لوں، رخصت کی درخواستیں، اُسکے بعد میں آپ کو موقع دوں گی۔
- سردار محمد اسلم بزنجو: میڈم! یہ بہت important ہے تین مہینے سے ان کی تنخواہیں بند ہیں۔ ہمارا شہر بالکل ایسی گندگی کا ڈھیر بنا ہوا ہے۔ تین مہینے سے ان کی تنخواہیں بند ہیں۔
- میڈم اسپیکر: سردار صاحب کا مائیک on کر دیں، آہستہ بات کر رہے ہیں میرے خیال میں، جی۔
- سردار محمد اسلم بزنجو: میں کہتا ہوں یہ ساری گندگی کے ڈھیر پڑے ہوئے ہیں شہروں میں۔ جو مجھے اطلاع ہے پچھلے تین مہینے سے بلکہ آج تک ملازمین کو تنخواہیں نہیں دی جا رہی ہیں۔ تو اسمیں زیادہ تر غریب ملازمین ہیں جس میں سو بچہ ہیں یا دوسرے چھوٹے لوگ ہیں، انکی تنخواہیں تین ماہ سے بند ہیں وہ ہڑتال پر ہیں۔ سارے ہمارے شہروں کا بڑا حال ہے۔ گندگی کے ڈھیر پڑے ہوئے ہیں۔ تو حکومت کا کوئی نمائندہ نہیں ہے کہ جو آئیں ہماری بات سنیں۔ تین مہینوں سے ان کو تنخواہیں نہیں دی جا رہی ہیں۔
- میڈم اسپیکر: سردار صاحب! تھوڑی سی بلند آواز مجھے آپ کی آواز نہیں آرہی ہے۔ آپ نے کن کی تنخواہوں کا کہا؟
- سردار محمد اسلم بزنجو: محکمہ بلدیات کی جتنے شہروں میں میونسپلٹی، کارپوریشن میں ہیں انکی تنخواہیں تین مہینے سے بند ہیں۔
- میڈم اسپیکر: ملازمین کی؟
- سردار محمد اسلم بزنجو: ہاں ملازمین کی، سارے سو بچہ یا چھوٹے ملازمین ہیں۔
- میڈم اسپیکر: جی منسٹر لوکل گورنمنٹ تشریف رکھتے ہیں، نہیں ہیں۔ جی گورنمنٹ کی طرف سے۔
- میر سرفراز احمد بگٹی (وزیر محکمہ داخلہ و قبائلی امور): سردار صاحب نے اس طرف نشاندہی کی ہے۔ یہ بڑا important issue ہے۔ میں منسٹر صاحب سے بھی مل لوں گا پھر سردار صاحب کو چیئرمین یا ٹیلیفون پر بتا دوں گا جو بھی اس کی reasons ہوں گی وہ بھی اُن کو بتائیں گے۔
- میڈم اسپیکر: سردار صاحب! انہوں نے یقین دہانی کرائی ہے ”کہ میں بات کر کے آپ سے بھی چیئرمین مل لوں گا۔ تو انشاء اللہ اس مسئلے کو حل کریں گے“۔ جی اس ساؤنڈ کیلئے گورنمنٹ کو ہم نے کب سے بھیجا ہوا ہے اور وہ جیسے ہی

پیسے ریلیز کریں گے تو یہ کام شروع ہوگا۔ ہم نے تو اپنا پروجیکٹ دو سال سے بھیجا ہوا ہے۔ جی ہم خود پریشان ہیں آواز نہیں آرہی۔ صاحب! یہ ہمارا پروجیکٹ کب سے وہاں پہنچا ہوا ہے اگر اس کے پیسے ریلیز ہو جائیں تو یہ ہمارا کام شروع ہو جائیگا۔ ہمارا مائیک سسٹم کام نہیں کر رہا ہے۔

وزیر محکمہ داخلہ و قبائلی امور: جی میڈم! اس پر انشاء اللہ ضرور میں آپ کو next سیشن میں بتاؤں گا۔

میڈم اسپیکر: شکریہ۔ وقفہ سوالات، سردار عبدالرحمن کھیتراں صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 361 دریافت فرمائیں۔

سردار عبدالرحمن کھیتراں: سوال نمبر۔ 361

وزیر محکمہ داخلہ و قبائلی امور: میڈم اسپیکر! جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

☆ 361 سردار عبدالرحمن کھیتراں رکن اسمبلی:

20 ستمبر 2017 کو نوٹس موصول ہوا

31 اکتوبر 2017 کو مؤخر شدہ

کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

مالی سال 18-2017ء کے میزانیہ میں ضلع بارکھان کیلئے لیویز سپاہیوں کی کل کتنی اسامیاں تخلیق کی گئی ہیں اور ان تخلیق کردہ اسامیوں کو کب تک پُر کیا جائیگا تفصیل دی جائے۔ نیز مذکورہ ضلع میں حاضر سروس لیویز ملازمین کی تعداد کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر محکمہ داخلہ و قبائلی امور:

بمطابق ڈائریکٹر جنرل لیویز فورس بلوچستان سال 18-2017ء کے میزانیہ میں ضلع بارکھان کے لیے لیویز سپاہیوں کی کل 20 اسامیاں تخلیق کی گئی ہیں ان تخلیق کردہ اسامیوں کو محکمہ خزانہ سے انتظامی منظوری کے بعد منتہر کر دیا جائے گا اور مروجہ قوانین کے مطابق تعیناتی عمل لائی جائے گی مزید یہ کہ ضلع بارکھان کے لیے حاضر سروس صوبائی لیویز کی منظور شدہ تعداد 109 اور وفاقی لیویز کی ملازمین کی تعداد 278 ہے۔ ڈائریکٹر جنرل لیویز فورس بلوچستان کی اس سلسلے میں رپورٹ ضخیم ہے اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

میڈم اسپیکر: سردار صاحب کوئی سپلیمنٹری؟

سردار عبدالرحمن کھیتراں: no supplementary.

میڈم اسپیکر: ok، سوال نمبر 361 نمٹا دیا گیا۔ سردار عبدالرحمن کھیتراں صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 362

دریافت فرمائیں۔

سردار عبدالرحمن کھیتراں: سوال نمبر۔ 362

وزیر محکمہ داخلہ و قبائلی امور: میڈم اسپیکر! جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

☆362. سردار عبدالرحمن کھیتراں، رکن اسمبلی: 20 ستمبر 2017 کو نوٹس موصول ہوا

کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔ 31 اکتوبر 2017 کو موخر شدہ

ضلع بارکھان میں قائم پولیس تھانوں کی کل تعداد اور ان میں تعینات سپاہیوں کی تھانہ وار تفصیل دی جائے نیز مذکورہ ضلع میں تعینات پولیس سپاہیوں کی کل تعداد ان کے نام مع ولدیت لوکل رڈو میسائل اور جائے تعیناتی کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر محکمہ داخلہ و قبائلی امور: برطابق سنٹرل پولیس آفس بلوچستان کو ضلع بارکھان میں قائم پولیس تھانوں کی کل تعداد 2 ہے جن کے نام درج ذیل ہیں:-

1- پولیس تھانہ بارکھان۔ 2- پولیس تھانہ رکنی۔

مذکورہ تھانوں اور ضلع بارکھان میں تعینات پولیس سپاہیوں کی کل تعداد 175 ہے جن کے نام مع ولدیت، لوکل رڈو میسائل اور جائے تعیناتی کی تفصیل برطابق ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس ژوب ریج لورالائی کی تفصیل ضمیمہ ہے اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

میڈم اسپیکر: سردار صاحب! Any supplementary

سردار عبدالرحمن کھیتراں: No supplementary

میڈم اسپیکر: سوال نمبر 362 نمٹا دیا گیا۔ سردار عبدالرحمن کھیتراں صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 363 دریافت فرمائیں۔

سردار عبدالرحمن کھیتراں: سوال نمبر۔ 363

میڈم اسپیکر: جی منسٹر ہوم۔

وزیر محکمہ داخلہ و قبائلی امور: میڈم اسپیکر! جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

☆363. سردار عبدالرحمن کھیتراں، رکن اسمبلی: 20 ستمبر 2017 کو نوٹس موصول ہوا

کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔ 31 اکتوبر 2017 کو موخر شدہ

سال 2016 تا تاحال ضلع بارکھان میں بارودی سرنگ کے کل کتنے دھماکے ہوئے ہیں اور ان دھماکوں کے نتیجے میں کل کتنے افراد شہید اور زخمی ہوئے ہیں۔ نیز اگر حکومت کی جانب سے ان شہید اور زخمی ہونیوالے افراد کی کوئی مالی معاونت کی گئی ہے کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر محکمہ داخلہ و قبائلی امور: برطابق ڈپٹی کمشنر بارکھان سال 2016 سے اب تک ضلع بارکھان میں صرف ایک

اور plus اس کو ڈیفنڈ کریں اگلے سیشن میں اس کو دیکھ لیں گے۔

میڈم اسپیکر: جی ٹھیک ہے۔ سوال نمبر 364 کا جواب چونکہ موصول نہیں ہوا ہے اور مذکورہ منسٹر کہہ رہے ہیں کہ وہ اس کو پہنچادیں گے۔ اس لئے اس کو next session کے لئے defer کیا جاتا ہے۔

سردار عبدالرحمن کھیتراں صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 366 دریافت فرمائیں۔

☆ 366۔ سردار عبدالرحمن کھیتراں، رکن اسمبلی: 20 ستمبر 2017 کو نوٹس موصول ہوا

کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

مالی سال 2013-14ء تا 2017-18ء کے میزانیوں میں محکمہ پی ڈی ایم اے کیلئے ریلیف کی مد میں کس قدر رقم مختص کی گئی میزانیہ وار تفصیل دی جائے۔ نیز اس مختص کردہ رقم میں سے جن جن فرموں سے اشیاء کی خریداری کر کے جن اضلاع میں تقسیم کی گئیں، کی فرم اور ضلع وار تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر محکمہ داخلہ و قبائلی امور: مالی سال 2013-14ء تا 2017-18ء کے دوران ریلیف کی مد میں مختلف

فرموں سے خریدی گئی اشیاء اور ان کی ضلع وار تقسیم کی تفصیل ضخیم ہے اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

وزیر محکمہ داخلہ و قبائلی امور: میڈم اسپیکر! جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

میڈم اسپیکر: جی سردار صاحب! any supplementary

سردار عبدالرحمن کھیتراں: problem یہ ہے کہ ٹھیک ہے، میری اس میں سپلیمنٹری تو نہیں ہے لیکن میری پھر بھی گزارش ہوگی آپ کے good office سے کہ اس کا ایک صاف پرنٹ کیونکہ یہ پڑھا نہیں جا رہا ہے مجھے deliver کر دیں اگر وہ نہیں تو پھر میں فریش سوال پھر ڈال دوں گا۔

میڈم اسپیکر: ویسے یہ واقعی نہیں پڑھا نہیں جا رہا تھوڑی اسکی صاف کاپی انشاء اللہ جلدی منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ پہنچادیں گے۔ سوال نمبر 366 نمٹا دیا گیا ہے۔

جناب خلیل الرحمن دمڑ صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 372 دریافت فرمائیں۔ خلیل دمڑ صاحب تشریف نہیں لائے۔ تو اس سوال کو میں اگلے اجلاس کے لیے ڈیفنڈ کرتی ہوں۔

وزیر محکمہ داخلہ و قبائلی امور: میڈم! ان کی behalf پر اگر کوئی اپوزیشن سے پوچھ لیں۔ اس کا جواب تو آیا ہے۔

میڈم اسپیکر: نہیں اُس میں باقاعدہ ہمیں اجازت دینی پڑتی ہے۔ آپ نے جواب دیا، شکر یہ رخصت کی درخواستیں، سیکرٹری اسمبلی! رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب شمس الدین (سیکرٹری اسمبلی): حاجی اکبر آسکانی صاحب نے بذریعہ ٹیلیفون مطلع فرمایا ہے

کہ موصوف کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

میڈم اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: میر عامر رند صاحب نے بذریعہ ٹیلیفون مطلع فرمایا ہے کہ موصوف کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

میڈم اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: جناب رحمت صالح بلوچ صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

میڈم اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: محترمہ انیتا عرفان صاحبہ نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

میڈم اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

میڈم اسپیکر: سرکاری کارروائی: میر چا کر خان رند یونیورسٹی سب کا مسودہ قانون مصدرہ 2018ء (مسودہ قانون نمبر 16 مصدرہ 2018ء) کا پیش کیا جانا، وزیر محکمہ تعلیم میر چا کر خان رند یونیورسٹی سب کا مسودہ قانون مصدرہ 2018ء (مسودہ قانون نمبر 16 مصدرہ 2018ء) پیش کریں۔

جناب طاہر محمود خان (وزیر محکمہ تعلیم): میں وزیر تعلیم، میر چا کر خان رند یونیورسٹی سب کا مسودہ قانون مصدرہ 2018ء (مسودہ قانون نمبر 16 مصدرہ 2018ء) پیش کرتا ہوں۔

میڈم اسپیکر: میر چا کر خان رند یونیورسٹی کا مسودہ قانون مصدرہ 2018ء (مسودہ قانون نمبر 16 مصدرہ 2018ء) پیش ہوا۔ قواعد و انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 کے تحت میر چا کر خان رند یونیورسٹی سب کا مسودہ قانون مصدرہ 2018ء (مسودہ قانون نمبر 16 مصدرہ 2018ء) کو متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کیا جاتا ہے۔ بلوچستان یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ۔۔۔ (مداخلت)۔ جی زیارتوال صاحب۔

جناب عبدالرحیم زیارتوال: میڈم اسپیکر! جو مسودہ قانون سب یونیورسٹی کے حوالے سے یہاں آیا ہے، یہ بنیادی طور پر فیڈرل پی ایس ڈی پی میں reflect اسکیم ہے۔ اور فیڈرل پی ایس ڈی پی کی کاپی میرے پاس پڑی ہے۔ یہ جس سال کی on going اسکیم ہے۔ 2014ء سے یہ منظور ہے۔ 2018ء کی پی ایس ڈی پی میں 259 اور 2017ء کی پی ایس ڈی پی میں 227 پر یہ reflect ہے۔ الیک سے Establishment of Sibi

University کے نام سے، وہاں اس کی منظوری ہوئی ہے۔ ہماری کیمینٹ کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ وہ فیڈرل جوپی ایس ڈی پی ہے، جس میں یہ reflect ہے اور جس نام سے reflect ہے۔ اُس میں change کرنے کا اختیار ہماری اسمبلی کو حاصل نہیں ہے۔ میڈم! اگر یہ اختیار کسی کو حاصل ہے! یہ اختیار وفاق کو حاصل ہے فیڈرل کیمینٹ کو حاصل ہے۔ اگر یہ change ہوگا تو وہیں سے change ہوگا۔ چار یونیورسٹیاں تھیں۔ اُس وقت ڈاکٹر صاحب وزیر اعلیٰ تھے ہر ایک اپنے نام سے منظور ہوا تھا۔ اور سب پر کام شروع ہوا ہے۔ اور ایکنک نے، سی ڈی ڈبلیو پی جس کو کہتے ہیں۔ سینٹرل ڈویلپمنٹ ورکنگ پارٹی۔ اُس میں بھی اسی نام سے وہ منظور ہوا ہے۔ یہاں یہ نام change کرنا۔ سب، سب ہے۔ اور سب کے نام سے یہ ہو۔ تو بنیادی طور پر ایک ہیور و کریٹ نے یہ کام کیا تھا۔ اُنہوں نے بیچ میں وہ ڈالنے کے لئے۔ تو میں request یہ کرتا ہوں کہ اس کو سب یونیورسٹی ہی رہنے دیا جائے اسی نام سے۔ جس میں nomenclature سے یہ وہاں reflect ہوا ہے اسی nomenclature کو رہنے دیا جائے۔ میں یہ گزارش کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ باقی جو ہم وہ کر رہے ہیں۔ یہ غیر قانون بن جاتا ہے۔ تو میڈم اسپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس پر آپ نہ جائیں۔ پہلے بھی یہ کیمینٹ میں آیا تھا اس پر وہ ہوا تھا۔ اور ہم نے یہ کہا تھا کہ یہ جو نام ہے۔ تربت کی یونیورسٹی بنی ہے۔ لورالائی یونیورسٹی جس طریقے سے وہاں سے منظور ہے، وہی نام ہے۔ خضدار یونیورسٹی جیسے کہ منظور ہے وہی نام ہے۔ اب سب میں دوسرا نام دینا ہے، اس کی معنی کیا ہے؟ تو گزارش یہ کرتے ہیں کہ یہ بل کمیٹی کے پاس جائیگی۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ کمیٹی سے آپ سے گزارش یہ ہے کہ اس کا نام سب یونیورسٹی ہی ہو۔ اس کو مزید متنازعہ نہ بنائیں۔ اس کو بننے دیا جائے۔ اور اس میں یہ چیزیں نہ لائی جائیں۔ صرف یہ ریکویسٹ میں آپ سے کر رہا ہوں۔

میڈم اسپیکر: ٹھیک ہے، شکر یہ۔ جی وزیر تعلیم صاحب! ویسے تو۔ چونکہ زیارتوال صاحب وزیر تعلیم -- (مداخلت)

وزیر محکمہ تعلیم: زیارتوال کی بات سے ایسا لگ رہا ہے جیسے کہ وہ direction دے رہے ہیں۔ آپ نے کمیٹی میں بھیج دیا ہے۔ کمیٹی جو فیصلہ کریگی اور انشاء اللہ، کمیٹی میں مجھے امید ہے کہ یہ فیصلہ کریگی کہ میرا چاکر خان اور یہ کوئی کسی حدیث میں نہیں آیا ہوا ہے خدا نخواستہ -- (مداخلت) آپ بات سن لیں۔

میڈم اسپیکر: باری باری میں سب کو موقع دوں گی بیٹی صاحب! میں ابھی آپ کو موقع دیتی ہوں کیونکہ ہمارے منسٹر لاء بھی تشریف رکھتے ہیں۔ جی۔

وزیر محکمہ تعلیم: کمیٹی کے پاس آپ نے سپرد کر دیا ہے۔ آپ نے بتا دیا ہے کہ کمیٹی کے پاس چلا گیا ہے تو

انشاء اللہ کمیٹی میں ہم بیٹھیں گے اور فیصلہ کر لیں گے۔

میڈم اسپیکر: ٹھیک ہے جو کمیٹی میں ہو۔

میر سرفراز چاکر ڈوکی (وزیر ماہی گیری): چاکر خان یونیورسٹی نام سے جائے گی۔

میڈم اسپیکر: جی، جی۔ ٹھیک ہے طاہر صاحب آپ کا پوائنٹ آگیا۔ ایک منٹ صرف منسٹر، سردار صاحب!

زیارتوال صاحب! تشریف رکھیں آپ کا point آگیا۔ میں ذرا یہ باقی ممبرز کو۔۔۔ (مداخلت)

سردار عبدالرحمن کھیران: میڈم اسپیکر۔

میڈم اسپیکر: جی۔

سردار عبدالرحمن کھیران: میڈم! آپ کی کرسی کا ایک ڈیکورم ہے۔

میڈم اسپیکر: جی۔

سردار عبدالرحمن کھیران: آپ اسپیکر ہیں۔ قانون یہ کہتا ہے کہ ایک رولنگ آپ کی طرف سے آگئی اُس پر

بحث نہیں ہوگی۔۔۔ (مداخلت)

میڈم اسپیکر: جی ہاں۔

سردار عبدالرحمن کھیران: آپ کی طرف سے رولنگ آگئی کمیٹی کے سپرد ہوگئی۔ بات کرنے دو پھر ہم بھی بات

نہیں کرنے دیں گے، مجھے بات کرنے دیں مجھے اسپیکر نے فلور دیا ہے۔۔۔ (مداخلت)

-XXXXXXXXXXXXXXXXXX -XXXXXXXXXXXX -XXXXXXXXXXXX

-XXXXXXXXXXXX

میڈم اسپیکر: زیارتوال صاحب! پلیز، پلیز مائیک بند کر دیں۔ پلیز سردار صاحب! آپ تشریف

رکھیں۔ پلیز ممبرز پلیز بیٹھ کر بات نہیں کریں please۔ جی please۔ آغا صاحب! آپ کس سے پوچھ کر

کھڑے ہوئے ہیں۔ آپ لوگ کس سے پوچھ کر بات کر رہے ہیں۔

محترمہ یاسمین لہڑی: میڈم اسپیکر۔

میڈم اسپیکر: طاہر صاحب! آپ، آپ لوگ please کس سے پوچھ کر بات کر رہے ہیں۔ آپ آپ

بیٹھ جائیں میں اپنی بات کروں please۔ جی ایک منٹ، ایک منٹ۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ میں نے چونکہ کمیٹی

کے حوالے کر دیا تھا۔ اور زیارتوال صاحب بعد میں کھڑے ہوئے۔ تو وہ ایک طرح سے صحیح تھا کہ میں اپنا ایک جوہل

تھا میں اُس کو کمیٹی کے حوالے کر چکی ہوں۔ لیکن پھر بھی انہوں نے، جو گورنمنٹ کا point of view ہے۔ میں

ہونی چاہیے۔ تو یہاں اختیارات کے حوالے سے صاف لکھا ہوا ہے کہ:

subject: to paragraph(b) A Provincial Assembly shall and Majlis-e-Shoora (Parliament) shall not have power to make laws with respect to any matter not enumerated in the Federal Legislature List.

یہاں تو صاف لکھا ہوا ہے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ یونیورسٹی کا کوئی نام نہیں ہے۔ صرف لکھا ہوا ہے کہ:

University at so and so، University at Loralai، University at Sibi، place، تربت۔ تو یونیورسٹی کا کوئی نام اسمیں mention نہیں ہے۔

میڈم اسپیکر: جی۔

وزیر محکمہ قانون و پارلیمانی امور: صرف یونیورسٹی لفظ لکھا ہوا ہے۔ اور اس میں اس august House کو یہ اختیار حاصل ہے اگر وہ نام بدلنا چاہیں، وہ بدل سکتے ہیں۔

میڈم اسپیکر: اس میں میں، لانگو صاحب! ایک منٹ۔ چونکہ یہ کمیٹی کے حوالے ہو چکا ہے۔ اور خاص طور پر جو ہمارے آغا صاحب منسٹر لاء ہیں۔ اور سیکرٹری لاء، خاص طور پر اس پر اپنی رائے بھی دیں گے تاکہ کہیں پر بھی ابہام نہیں رہے۔ میں خود سمجھتی ہوں کہ اس میں ایسا ابہام نہیں ہے۔ لیکن انشاء اللہ جو ایک بالکل شفاف طریقے سے جو کمیٹی ہمارے کام کرتی ہیں، ہمیں اپنی کمیٹی پر پورا برسوسہ ہے، وہ جس طرح کی بھی رائے دیں گے ہم اُس کے حوالے کریں گے۔ یہ کہنا کہ کسی کو کمیٹی کے حوالے ہی نہ کیا جائے۔ یہ ایک مناسب بات نہیں ہے کیونکہ کینٹ سے approve شدہ ہے۔۔۔ (ڈیسک بجائے گئے) جی خالد لانگو صاحب۔

میر خالد خان لانگو: شکر یہ میڈم اسپیکر۔ میڈم! مجھے تو بہت افسوس ہوا۔ مجھے تو بہت دکھ ہوا کہ مطلب ہم بلوچستان میں رہنے والے لوگ، ہم بھائی ہیں آپس میں، چاہے بلوچ ہوں، پٹھان ہوں، پنجابی ہوں، ہزارہ ہوں جو بھی ہوں۔ we all are Pakistani۔ ہم سب بھائی ہیں۔ لیکن مجھے بہت افسوس ہوا اپنے دوستوں کے اس رویے سے اس طرح کی تنگ نظری نہیں کرنی چاہیے۔ اس طرح کی تنگ نظری کی سیاست نہیں چلے گی۔ میں تو حیران ہوں کہ ہم کس طرح ایک دوسرے کے ساتھ ہم اس طرح گزارہ کریں گے۔ جہاں تک بات ہے۔ جہاں تک بات ہے، میر چا کر کے نام پر اگر کسی کو اعتراض ہے۔ ہاں میر چا کر، سیوی، بلوچستان، میرے باپ کا تھا۔ میرے دادا کا تھا۔ میرے باپ دادا کا رہے گا۔ اس میں کوئی compromise نہیں ہے۔ بلوچ اس پر، ہم، یہ ہمارے

allies ہیں۔ ہمارے قابل احترام ہیں۔ ہمارے محترم ہیں۔ لیکن جہاں تک ہماری پہچان کی بات آتی ہے، شناخت کی بات آتی ہے، چاکر کے نام پر کوئی compromise نہیں ہے۔ چاکر کے نام پر کوئی compromise اگر ہم کریں گے۔ تو ہماری نسلیں ہمیں معاف نہیں کریں گی۔ اور یا پھر ہماری بلوچ ہونے میں، ہمارے بلوچستانی میں پھر ہمارے خون میں فرق ہوگا۔ بلوچستان میں چاکر کے نام پر کوئی compromise نہیں ہے میڈم اسپیکر! thank you!

میڈم اسپیکر: لاگو صاحب! اب میں اس پر کسی کو بھی بات کرنے کی اجازت نہیں دوں گی چونکہ یہ matter کمیٹی کے حوالے ہو چکا ہے۔ میں صرف ایک بات کہنا چاہتی ہوں۔

میرجان محمد خان جمالی: میڈم اسپیکر! اس طرف بھی نظر رکھیں۔

میڈم اسپیکر: جی جمالی صاحب! sorry! ایک منٹ۔

میرجان محمد خان جمالی: مولانا صاحب اس وقت مولانا مفتی گلاب لگتے ہیں، منظور نظر ہیں۔

میڈم اسپیکر: نہیں، میں یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ دیکھیں! بلوچستان، ہم سب کا بلوچستان ہے۔ یہ تمام اقوام کا بلوچستان ہے۔ اس پر واقعی اس پر اس طرح سے گفتگو نہیں ہونی چاہیے کہ یہ اسکا ہے یا اسکا ہے۔ نام سے کوئی کسی کا بلوچستان نہیں چھین سکتا ہے۔ یہ تمام اقوام جو ادھر بستی ہیں صدیوں سے ان سب کا بلوچستان ہے۔ جی جان جمالی صاحب!۔ اچھا! اس موضوع پر اگر آپ مفتی گلاب صاحب آپ بات کرنا چاہتے ہیں، تو میں اس پر اجازت نہیں دے دوں گی یہ کمیٹی کے سپرد ہو گیا ہے۔ اسی موضوع پر بات کر رہے ہیں آپ؟ جی۔

مفتی گلاب خان کاکڑ: شکر یہ میڈم اسپیکر۔ ہم ساڑھے چار سال تک اپوزیشن میں رہے، ابھی ہیں۔ اور 2018ء تک ہم انشاء اللہ اسی اپوزیشن بنجوں پر رہیں گے۔ یہ الیکشن کی بات کر رہا ہوں۔ لیکن یہ لوگ جو ہم یہاں پر جمہوری طریقے سے بل پاس ہوتے رہے۔ اور ہم برداشت کرتے رہے۔ کبھی ہم نے بلوچستان کے روایات کو پا مال نہیں کیا۔ کبھی ہم نے یہ روئے نہیں اپنایا کہ کسی کو گالی دی۔ کبھی ہم نے یہ روئے نہیں اپنایا کہ یہاں بلوچستان اسمبلی کی کارروائی پھاڑ کر پھینک دیا تھا۔ لیکن اس روئے سے میں افسوس کا اظہار کرتا ہوں کہ بلوچستان کے روئے کو، بلوچستان کے روایات کو، بلوچستان کے تہذیب کو، اس کو بحال رکھنا چاہیے۔ میں ان دوستوں کو کہتا ہوں کہ یہ حالات آتے رہتے ہیں بدلتے رہتے ہیں۔ ہو سکتا ہے آپ آئندہ پھر گورنمنٹ میں چلے جائیں اتنا ناراض نہیں ہونا چاہیے۔

میڈم اسپیکر: مہربانی۔ جی جان جمالی صاحب۔

میرجان محمد خان جمالی: میں کچھ ابھی آپ نے چاکر خان یونیورسٹی کا بل move کرایا۔ جذبات میں آگے

ہمارے پشتونخوا کے بھائی۔ خود بھی سوچیں۔ میرے خیال میں الیکشن سیزن آرہا ہے پھر جنوبی پختونخوا کی باتیں شروع ہو جائیں گی۔ سیزن آ گیا۔ پھر اس طرف راستے ملیں گی۔ ہاں! ابھی وہ وقت آ گیا ہے میرا خالہ کی جذبات آپ کے سامنے ہیں۔ اکثریت جن sect کی ہے، وہ بھی آپ کے سامنے ہے۔ ہمارے منہ سے تو یہ نہیں نکلتا ہے کہ یہ پشتون ہے یہ بلوچ ہے یہ کون ہیں۔ ہم سب بھائی ہیں۔ یہ روایتیں ہم برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ اُس وقت تک کہ جب تک کوئی دوسرا یہ روایتیں توڑ نہ دیں۔ ایک تو یہ بات ہے۔ ابھی میں دوسری بات پر آتا ہوں جو آپ کے مستقبل کے حوالے سے ہیں۔ مستقبل کا مطلب یہ ہے کہ آپ جنرل الیکشن میں جا رہے ہیں۔ جنرل الیکشن کے بعد کچھ میں نے پہلے بھی ذکر کیا اسی فلور آف دی ہاؤس میں کچھ لوگ آئیں گے، کچھ نہیں آئیں گے۔ لیکن پارلیمنٹیریز کی عزت جو ہے، اُسے برقرار رکھنی چاہیے۔ آپ کو پتہ ہی نہیں چلا کہ 1826 دن کی یہ پانچ سال، اُن میں سے صرف 91 دن اور رہ گئے ہیں۔ اس 91 دنوں میں آپ وہ کر کے جائیں، وہ چیزیں جو آپ کے مستقبل سے تعلق رکھتی ہوں۔ ڈاکٹر حامد چلے گئے نواب جو گیزنی بھی چلے گئے۔ میرے خیال میں نواب جو گیزنی واک آؤٹ سے پہلے ہی نکل گئے تھے۔ If I am not wrong ڈاکٹر عبدالملک بھی سینٹ میں رہے ہیں۔ میں بھی اُن کا colleague رہا ہوں ہم وہیں تھے۔ تو وہاں سے کچھ روایتیں وغیرہ ہم بنا کر آئے۔ ہاں جی! ہماری اسمبلی کو بلیو پاسپورٹ مل گیا۔ بہت شکریہ وفاقی حکومت کا۔ یعنی 12 بجکر 55 منٹ پر آپ نے دیا۔ 12 بجے سے پہلے بلیو پاسپورٹ۔ ڈاکٹر عبدالملک اور میرے پاس سینٹ کی وجہ سے بھی بحیثیت سینیٹرز ہمارے پاس تاحیات بلیو پاسپورٹ ہے۔ اور ہم تاحیات میڈیکل cover لے سکتے ہیں۔ بحیثیت سینیٹرز کے حوالے سے۔ کیا یہ چیزیں ہمارے ممبروں کے لیے نہیں ہو سکتیں؟

میڈم اسپیکر: میں کچھ ممبرز کو کہوں گی جمالی صاحب! آپ کو cut کر رہی ہوں کہ کوئی جا کر انکو منا کر لے آئیں۔ ڈاکٹر عبدالملک صاحب! اگر آپ تشریف لے جائیں۔ اور اپنے ساتھ، زمرک خان صاحب اگر آپ بھی جائیں۔ جی۔

ڈاکٹر عبدالملک بلوچ: میڈم اسپیکر! میں تو کہتا ہوں کہ وہ منائیں۔

میڈم اسپیکر: جی جی، بالکل ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر عبدالملک بلوچ: باقی میری گزارش ہے کہ آپ ایجنڈے کے مطابق چلیں۔ جمالی صاحب ختم کرے گا۔

کیونکہ یہ ایجنڈے کے بعد آپ بینک اس فلور کو بند کر دیں۔

میڈم اسپیکر: جی جی، میں یہی کہہ رہی تھی مجھے اندازہ نہیں تھا۔

ڈاکٹر عبدالملک بلوچ: But we should finish this Agenda. کیونکہ وہ رکھے ہوئے ہیں۔

میڈم اسپیکر: ٹھیک ہے ڈاکٹر صاحب! انشاء اللہ بالکل اسی طرح ہوگا۔ سی ایم صاحب اگر آپ kindly ایک کمیٹی بھیج دیں تاکہ ممبروں کو منا کر لے آئیں۔

میرجان محمد خان جمالی: میڈم! بہت مشکل سوال آپ کر رہی ہیں؟ میں نے آپ سے چیئرمین کہا تھا بہت مشکل دن ہے۔

میڈم اسپیکر: آپ اسپیکر کے اُس کو آپ لوگ یہ نہیں کر سکتے ہیں۔ آپ لوگ، دو تین لوگ جائیں۔ اور گورنمنٹ کی طرف سے آپ اُن لوگوں کو اگر آپ منا کر لے آئیں۔ کیونکہ یہ موقع پھر آپ لوگوں پر بھی آئے گا یہ نہ سوچیں کہ اس طرح نہیں ہوگا۔ آپ لوگ کوئی ایک دو منانے وغیرہ کے لیے ہوتا ہے۔

میر عبدالقدوس بزنجو (قائد ایوان): میڈم اسپیکر! آپ خود کمیٹی بنا کر بھیج دیں کیونکہ چیئر آپ کر رہی ہیں۔
میڈم اسپیکر: جی محمد خان لہڑی صاحب! آپ، ابرو صاحب! اور پرنس علی! پلیز اگر آپ تینوں چلے جائیں اور جا کر اُن کو منا کر لائیں۔ جی سردار صاحب! پلیز آپ۔ جی جمالی صاحب! اگر آپ اس بات کو ذرا conclude کریں۔ پھر میں ایجنڈے پر آؤں۔

میرجان محمد خان جمالی: ہمیں بہت مشکل میں ڈال دیا ہے، آپ کو بھی اور ہاؤس کو بھی۔ ہماری جذبات نہیں تھے۔ میں نے ذکر کیا۔ پشتون، بلوچ، بلکہ ہم نہیں سوچتے تھے، ہم سب بھائی بن کر سوچتے تھے۔ آج ایسے محسوس ہوا کہ پشتون علیحدہ ہو رہے ہیں، بلوچ علیحدہ ہو رہے ہیں۔ آج ایسا محسوس ہو رہا ہے۔

میڈم اسپیکر: نہیں، ایسا نہیں محسوس کریں۔ ایسا ہوتا ہے کبھی، جذبات میں اگر کوئی کچھ کر رہا ہے تو آپ لوگ تو ماشاء اللہ بہت سینئر ہیں۔ آپ اس طرح مت سوچیں۔

میرجان محمد خان جمالی: تو میری گزارش تھی۔ اُسی حوالے سے کہ مہربانی کر کے میرے سی ایم، قائد ایوان، قائد حزب اختلاف نہیں آئے۔ یہ بیٹھیں۔ آپ ایک اسپیشل کمیٹی بنائیں کہ آپ کا میڈیکل ہونا چاہیے اُسکے اس ہاؤس کا بھی ہونا چاہیے اس کے dependent کا بھی ہونا چاہیے۔ ایک 17 گریڈ کے افسر کا ہو سکتا ہے ہم ایم پی اے کو نہیں ہیں۔

سردار عبدالرحمن کھیمڑان: میڈیکل ٹیسٹ ہو۔

میرجان محمد خان جمالی: نہیں نہیں ٹیسٹ ہوا تو بہت سی بیماریاں ظاہر ہو جائیں گی، ہم میں۔ میری گزارش ہے ایک اس پر آپ focus کریں یہ blue passport پر آپ focus کریں life time۔ اور ایک اور چیز

میں قائد ایوان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں۔ پچھلے دنوں ایک بد مذہبی پیدا ہو رہی تھی سیاسی جمہوری طریقے سے تو پتہ چلا کہ آغا رضا کے گارڈز withdraw ہو گئے۔ دوسرے بھائیوں کے بھی withdraw ہو گئے۔ یہ روایات نہیں ہے۔ ہمارے صوبے کی ایک اسپیشل کیفیت ہے۔ جیسے ڈاکٹر عبدالملک کہتے تھے کہ ہم conflict zone میں ہیں۔ میں کہتا ہوں great war of twenty first century کا ہم field ہے بلوچستان۔ تو میں آپ کے توسط سے قائد ایوان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ ایک ہمارا یہ تو بھی ہو کہ بل کی صورت میں آئے۔ ایکٹ pass ہو کہ سابقہ گورنر جو ہیں ہمارے، ان کو سیکورٹی بھی provide کی جائے۔ سابقہ اسپیکر کو سیکورٹی provide کی جائے۔ منسٹرز کو ایم پی ایز کو till life time security کی ضرورت ہے۔ آپ لوگ خوش فہمی میں مت پڑیں جنرل فضل حق جب تک پنخونوخوا کے سی ایم ایل اے، ایم ایل اے تھے۔ جب تک وہ گورنر تھے کوئی پر اہم نہیں تھا۔ جیسے وہ ایم پی اے بنا، تو ان کو گولیوں سے مار دی۔ یہ حقیقت ہے۔ ان چیزوں پر سوچیں میں قائد ایوان کو بھی کہہ رہا ہوں۔

میڈم اسپیکر: قائد ایوان آپ کی بات سنیں، سی ایم صاحب! آپ اس طرف توجہ دیں بڑی ایک important تجویز دی جا رہی ہے۔

میرجان محمد خان جمالی: قائد ایوان صاحب! دوسرے خیالوں میں ہیں اس وقت۔ وہ سنیں ناں۔ تو یہ بل بھی لانا پڑے گا through Cabinet میڈم اسپیکر: یہ گورنمنٹ کا فرض ہے۔

میرجان محمد خان جمالی: گورنمنٹ کو لانا پڑیگا، ہم سب کو یہ بل لانا پڑیگا کہ آپ ایم پی اے نہ بھی ہوں آپ کو گارڈز دی جائیں۔ وہ آپ کو نہیں ہے کہ 60 آدمی آپ نے ساتھ میں اٹھائے ہوتے ہیں۔ نہیں بھائی! یہ میں مستقبل کا کہہ رہا ہوں۔

میڈم اسپیکر: ٹھیک ہے جمالی صاحب! آپ کا پوائنٹ آ گیا۔

میرجان محمد خان جمالی: ہاں جو میر پوائنٹ ہے اس پر سوچیں یہ پھر بعد میں کہیں گے کہ دن گزر گئے۔ 91 دن آپ کے رہ گئے ہیں۔ تو آپ تیاری کریں، مستقبل کی تیاری کریں۔ ہم نے ٹھیکہ نہیں لیا ہوا ہے کہ ہر وقت ایم پی اے بن کر ہم آتے ہی رہیں گے۔ بہت شکر یہ۔

میڈم اسپیکر: ٹھیک ہے، thank you۔ بلوچستان یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی خضدار کا مسودہ قانون مصدرہ 2018ء (مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2018ء) کا پیش کیا جانا۔ وزیر محکمہ تعلیم! بلوچستان

یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی خضدار کا مسودہ قانون مصدرہ 2018ء (مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2018ء) پیش کریں۔

وزیر محکمہ تعلیم: میں وزیر محکمہ تعلیم، بلوچستان یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی خضدار کا مسودہ قانون مصدرہ 2018ء (مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2018ء) پیش کرتا ہوں۔

میڈم اسپیکر: بلوچستان یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، خضدار کا مسودہ قانون مصدرہ 2018ء (مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2018ء) پیش ہوا۔ قواعد و انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 کے تحت بلوچستان یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی خضدار کا مسودہ قانون مصدرہ 2018ء (مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2018ء) کو متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کیا جاتا ہے۔

میں آپ سے پھر کہہ رہی ہوں کہ آپ لوگ انہیں منانے کیلئے چلے جائیں۔ کیونکہ آگے جو ہماری کارروائی آرہی ہے۔ اُس میں مختلف participation ہوگی۔ مختلف opinions آئیں گی۔ اور اپوزیشن کا اُس میں شامل ہونا بڑا ضروری ہے۔ اس لیے میں آپ سے بار بار کہہ رہی ہوں کہ آپ انہیں منانے کیلئے جائیں۔ مجلس قائمہ برائے محکمہ سماجی بہبود اور ترقی نسواں، زکوٰۃ، عشر، حج و اوقاف، اقلیتی امور، امور نو جوانان کی رپورٹ کا پیش کیا جانا۔ چیئر پرسن، مجلس بر محکمہ سماجی بہبود اور ترقی نسواں، زکوٰۃ، عشر، حج و اوقاف، اقلیتی امور اور امور نو جوانان! مجلس کی رپورٹ بابت نابالغ بچوں کا امتناع شادی کا مسودہ قانون مصدرہ 2017ء (مسودہ قانون نمبر 3 مصدرہ 2017ء) پیش کرنے سے متعلق تحریک پیش کریں۔ جی ڈاکٹر شمع اسحاق صاحبہ، چیئر پرسن۔ اچھا! میں آپکو وہاں دیکھ رہی تھی۔

ڈاکٹر شمع اسحاق بلوچ: میں بھی یہی سوچ رہی تھی آپکی آواز اُدھر سے آرہی ہے۔ آپ میری طرف نہیں دیکھ رہی تھی۔

میڈم اسپیکر: جی میں اُدھر آپکو دیکھ رہی ہوں۔ کہ آپ ہیں نہیں۔ جی۔

ڈاکٹر شمع اسحاق بلوچ: ہم ویسے انہی سیٹوں پر بہت اپنے آپکو comfort محسوس کر رہے ہیں۔

میں چیئر پرسن، مجلس بر محکمہ سماجی بہبود، ترقی نسواں، زکوٰۃ، عشر، حج و اوقاف، اقلیتی امور اور امور نو جوانان، تحریک پیش کرتی ہوں کہ مجلس کی رپورٹ بابت نابالغ بچے کا امتناع شادی کا مسودہ قانون مصدرہ 2017ء (مسودہ قانون نمبر 3 مصدرہ 2017ء) پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 27 فروری 2018ء تک توسیع کی منظوری دی جائے۔

میڈم اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا نابالغ بچوں کا امتناع شادی کا مسودہ قانون مصدرہ 2017ء (مسودہ قانون نمبر 3 مصدرہ 2017ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 27 فروری 2018ء تک توسیع کی منظوری دی جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ نابالغ بچوں کا امتناع شادی کا مسودہ قانون مصدرہ 2017ء (مسودہ قانون نمبر 3 مصدرہ 2017ء) پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 27 فروری 2018ء تک توسیع کی منظوری دی جاتی ہے۔

چیئر پرسن، مجلس برحکمہ سماجی، بہبود اور ترقی نسواں، زکوٰۃ، عشر، حج و اوقاف، اقلیتی امور، نوجوانان! نابالغ بچوں کا امتناع شادی کا مسودہ قانون مصدرہ 2017ء (مسودہ قانون نمبر 3 مصدرہ 2017ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ پیش کریں۔

ڈاکٹر شیخ اسحاق بلوچ: شکریہ میڈم اسپیکر۔ میں چیئر پرسن، مجلس برحکمہ سماجی، بہبود، ترقی نسواں، زکوٰۃ، عشر، حج و اوقاف، اقلیتی امور، اور امور نوجوانان، نابالغ بچے کا امتناع شادی کا مسودہ قانون مصدرہ 2017ء (مسودہ قانون نمبر 3 مصدرہ 2017ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ پیش کرتی ہوں۔

میڈم اسپیکر: رپورٹ پیش ہوئی۔ وزیر محکمہ سماجی، بہبود، نابالغ بچوں کا امتناع شادی کا مسودہ قانون مصدرہ 2017ء (مسودہ قانون نمبر 3 مصدرہ 2017ء) سے متعلق تحریک پیش کریں۔ جی آغا رضا صاحب۔

وزیر محکمہ قانون و پارلیمانی امور: میں وزیر قانون و پارلیمانی امور، وزیر محکمہ سماجی، بہبود کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ نابالغ بچوں کا امتناع شادی کا مسودہ قانون مصدرہ قانون 2017ء (مسودہ قانون نمبر 3 مصدرہ 2017ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیر غور لایا جائے۔

میڈم اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا نابالغ بچوں کا امتناع شادی کا مسودہ قانون مصدرہ قانون 2017ء (مسودہ قانون نمبر 3 مصدرہ 2017ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیر غور لایا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ نابالغ بچوں کا امتناع شادی کا مسودہ قانون مصدرہ قانون 2017ء (مسودہ قانون نمبر 3 مصدرہ 2017ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔ جی مفتی گلاب صاحب!۔ جی سردار صاحب!۔۔۔ (مداخلت) نہیں اس پر ابھی غور ہو رہا ہے۔

سردار عبدالرحمن کھیمڑان: شکریہ میڈم اسپیکر۔ یہ اسلامی جمہوریہ پاکستان۔ یہ ملک اسلام کے نام پر بنا ہے میڈم اسپیکر! کچھ چیزیں ایسی ہیں جو ہماری شریعت سے متصادم ہیں۔ اب یہ اچھا بل ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ بلکہ میں اپنے علاقے میں میں نے ان چیزوں پر، بہت ساری چیزوں پر وہ "وٹی پر" اور اس پر میں نے پابندی لگا دی ہے۔

ہماری اس میں گزارش ہوگی۔ اس ایوان سے میری گزارش ہے کہ چونکہ ہمارے پاس ایک فورم ہے اسلامی نظریاتی کونسل۔ اور اسلام سے related جو بھی subjects ہوتے ہیں میڈم اسپیکر! وہ وہاں refer ہوتے ہیں۔ وہاں سے ہمیں ایک، جیسے ہم کوئی بھی matter یہاں پر لاء ڈیپارٹمنٹ میں بھیجتے ہیں۔ اُسکو vet کراتے ہیں۔ وہ authenticate بھی بن جاتا ہے۔ پھر اُس پر دوسری رائے بھی نہیں ہوتی ہے۔ تو اسلام سے related یا شریعت سے related جو بھی subjects ہیں۔ میری یہ ایوان سے گزارش ہے، دوستوں سے گزارش ہے کہ اسکو ہم رد نہیں کر رہے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ اسکو اسلامی نظریاتی کونسل میں بھجوادیں۔ اُدھر سے vet ہو کر آجائے۔ یہ ہمارے لیے بھی صحیح ہے۔ شریعت کی رُو سے بھی صحیح ہے۔ جس فورم پر بھی آپ اسکو۔ جیسے ہمارا لاء ڈیپارٹمنٹ ہے۔ یا اسلام سے related جو بھی subject ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل ہے۔ تو میں اس میں گزارش کرونگا کہ آپ سے بھی اور اس ایوان سے بھی کہ اسکو kindly اسلامی نظریاتی کونسل میں بھجوادیں۔ اُدھر سے vet ہو کر آجائے۔ پھر اس پر باقی فیصلہ کریں گے۔

میڈم اسپیکر: جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر عبدالملک بلوچ: thank you very much. میڈم اسپیکر! میں سردار کھبیر ان صاحب کی رائے کا احترام رکھتا ہوں۔ لیکن یہ بل already بہت سے process سے، مختلف صوبوں میں ہو کر آیا ہے۔ Let me to quote Sindh, they have already apporved this lagislations اور اسکی تمام merit/demerit ہم نے دیکھے ہیں، کمیٹی نے دیکھے ہیں۔ اس میں کوئی ایسی clause نہیں ہے کہ وہ islamic ideology کو contradict کریں۔ کیا ایک بچی کی انسانی حق نہیں ہے کہ وہ جب اُسکی medically اُسکے تمام organs mature ہوں۔ تب اُسکی شادی ہونی چاہیے؟ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ فطرت کا قانون ہے۔ اللہ کا قانون ہے کہ انسان کو اُسوقت شادی کرنی چاہیے جب اُسکے تمام organs جو ہیں وہ mature ہوں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بل، انتہائی قابل احترام ہیں میرے لیے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس بل میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جسکو ہم refer کریں۔ ہمارے پاس ایک، دو مہینے ہیں۔ پتہ نہیں ہے کہ نہیں ہیں۔ سی ایم صاحب بتا سکتے ہیں۔ چلو ٹھیک ہے، ہیں ناں۔ مئی سے cross تو نہیں کرے گا ناں؟ مئی تک تو دو مہینے ہم اگر اسکو اسلامی نظریاتی کونسل میں بھیج دیں۔ I have a lot of regards for اسلامی نظریاتی کونسل۔ میں اُسکی عزت کرتا ہوں۔ لیکن اگر ہم اسکو اپنے جو ہمارے دائرہ کار میں ہے اُسکو منٹ لیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم اپنے بچوں پر بہت بڑا احسان کریں گے۔ بحیثیت parents، بحیثیت اس ملک کے

شہری۔ thank you very much۔

میڈم اسپیکر: شاہدہ صاحبہ! ایک منٹ میں ذرا اُنکی رائے لے لوں۔ جی آغا صاحب! اس پر آپکی، گورنمنٹ کی طرف سے کیا رائے ہے؟

وزیر محکمہ قانون و پارلیمانی امور: جس طرح اُنہوں نے کہا کہ اسلامی نظریاتی کونسل کو اگر یہ بھیج دیا جائے لیکن ایسا ہے کہ already دو صوبوں میں اسکی پریکٹس ہو چکی ہوئی ہے۔ ایک میں اٹھارہ اور دوسرے میں سولہ سال۔ اور پھر KPK اور ہم رہتے ہیں۔ اور دو سال سے میرے خیال میں یہ pending میں ہے۔ تو ڈاکٹر صاحب کی رائے کا احترام کرتے ہیں کہ of course اس میں ایسی کوئی بات نہیں جو کہ contradict کرتی ہوں۔ ٹھیک ہے، صدر اسلام میں، ہمیں یہ ملتا ہے کہ چھوٹی عمروں میں بھی شادیاں ہوئی ہیں۔ لیکن تب سے اب تک جو ہم دیکھیں بہت زیادہ چودہ سو سال تقریباً گزر گئے ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں اس کو، جس طرح سے کہ آپ نے، کمیٹی نے جو رپورٹ پیش کی ہے۔ اسکو کمیٹی کے حوالے کر دیں۔

میڈم اسپیکر: ok thank you آغا صاحب۔ جی شاہدہ رؤف صاحبہ!

محترمہ شاہدہ رؤف: ڈاکٹر صاحب نے quote کیا کہ already یہ سندھ کے اندر لاگو ہے۔ ڈاکٹر صاحب! آپ کو یاد ہو کہ سندھ ہی وہ صوبہ ہے جس نے یہ بھی کہا تھا کہ اسلامی نظریاتی کونسل کو ہی ختم کر دیا جائے۔ میں یاد کر ادیتی ہوں۔ تو اسپیکر صاحبہ! میرا یہ کہنا ہے کہ ہم اسکے against نہیں ہیں۔ medically یہ بالکل ٹھیک ہے۔ ہم اس چیز کو بالکل کرتے ہیں۔ ہمارا یہ کہنا ہے کہ آپ کے ملک کے اندر ایک ادارہ انہی چیزوں کیلئے بنا ہوا ہے۔ آپ سے میں صرف یہ ہوگی suggestion کہ آپ اسکو refer کر دیں۔ اور within time limit دے دیں اُنکو۔ اسلامی نظریاتی کونسل کو refer کیا جائے۔ اور اُنکو کہا جائے کہ پندرہ دن کے اندر یہ بل واپس بھیج دیا جائے، اپنی رائے کے ساتھ۔ ڈاکٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس دو مہینے ہیں۔ ایک مہینہ کا اگر آپ اُنکو time bound کر دیں گے تو یہ ہم اپنے اگلے سیشن میں اسکو رکھ لیں گے۔ تو میری suggestion یہ ہے کہ بہت اچھا بل ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ آئے۔ لیکن اگر وہاں سے بھی endorse ہو جاتا ہے، تو at least KP کے والے جو ہیں وہ دوبارہ پھر اسکے اُپر بحث نہیں کریں گے۔

ڈاکٹر عبدالملک بلوچ: میڈم اسپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ڈیہو کریٹک پارلیمنٹ ہے۔ ہم اس پارلیمنٹ کی

رائے لے لیں۔ اگر majority نے کہا کہ آپ اسکو ڈیفیر کر لیں۔ I have no objections۔

اگر پارلیمنٹ نے کہا کہ آپ اسکو endorse کریں۔ We should go on majority۔ ہم

اگر اسکو refer کریں گے تو پھر اسکا مطلب ہے نہیں ہونا ہے۔ میں آپکو frankly کہتا ہوں۔ میں نے اس بل پر کافی کام کیا ہے۔ سوچا ہے، سوچ و بچار کیا ہے۔ میں کم از کم، جیسے سردار صاحب نے کہا۔ ہم اپنے بچوں کی جب شادیاں، جب تک وہ بالکل وہ ماسٹرز اور پیپلز نہیں کرتے۔ ہم نہیں کر رہے ہیں۔ ہم دوسروں کو کیوں یہ کہیں کہ جی اُنکی جہالت سے ہم فائدہ اٹھائیں۔ ہم ایسی legislation کریں جو عوام الناس کو، اسکو broader way پر فائدہ مند ہو۔ اور یہ میں honestly آپکو کہتا ہوں کہ اگر ہم نے یہ chance گنوا دیا ناں تو I don't know کہ پھر یہ بل آئیگا یا نہیں آئیگا۔ Thank you very much۔ میں سی ایم صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ تھوڑا سا اس پر ارشاد فرمائیں۔

میڈم اسپیکر: میں ذرا ایوان کو، اس پر اعتماد میں لوں۔ چونکہ جب ایک، rule کے مطابق ڈاکٹر صاحب! جب کوئی ایک raise پوائنٹ، اعتراض کا کوئی بھی ممبر کر دے۔ اُن کو کہ اس نکتہ پر اعتراض ہے تو آئین کے تحت مجھے روز کے تحت مجھے آپ لوگوں سے رائے لینی پڑے گی کہ کیا آیا اسے، چونکہ یہ صرف آج پیش ہوا ہے۔ یہ آج منظور نہیں ہوگا۔ منظوری کیلئے ہم اگلے سیشن میں جائینگے۔ ہمارے ممبر نے اس بل کو پڑھا بھی نہیں ہے۔ تو جو روز کے مطابق، سی ایم صاحب میں آپ کو صرف یہ بتادوں۔ پھر اُسکے بعد آپ کو موقع دیتی ہوں۔ روز کے مطابق 26 ممبرز at least یعنی کہ majority کے تحت ہم اسکو، two, fifth کے تحت ہم اسکو اسلامی نظریاتی کونسل کو بھیج سکتے ہیں۔ تو میں ابھی ایوان سے، چونکہ نکتہ اٹھ چکا ہے۔ سردار عبدالرحمن کھیتراں صاحب کی طرف سے۔ تو میں ابھی ایوان سے پوچھوں گی کہ آیا اسے اسلامی نظریاتی کونسل بھیجنا ہے کہ نہیں بھیجنا؟ تو اسوقت جتنے ہیں۔۔۔ (مداخلت آوازیں)۔ نہیں میں ابھی اسکو باقاعدہ اسکے لیئے announce کروں گی۔ اُس سے پہلے سی ایم صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ بعد میں لے لیں۔ قائد ایوان ہیں، اُسکے بعد میں مفتی صاحب آپ کو موقع دیتی ہوں۔

میر عبدالقدوس بزنجو (قائد ایوان): میڈم شکر یہ۔ میرے خیال میں، کیونکہ اسلامی اسمیں ابھی بہت سارے نکتے ہیں۔ میرے خیال میں نظریاتی کونسل کو bound کریں کہ جلد سے جلد اسکو واپس ہاؤس کو بھیج دیں۔ اگر میرے خیال میں کمیٹی کے حوالے کر دیتے ہیں تو میرے خیال میں بہتر ہے۔

میڈم اسپیکر: شکر یہ۔ جی مفتی گلاب صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟ یہی کہنا چاہتے تھے؟ مفتی گلاب خان کا کڑ: میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہاں تمام مکاتب فکر کے لوگ وہاں بیٹھتے ہیں۔ جس پر بحث ہوتا ہے تو ہر مذہب اور ہر فرقہ سے لوگ وہاں موجود ہوتے ہیں۔ تو ہر جانب کو، وہ سوچ سمجھ کر اُس پر بات

کریں گے۔ اگر یہی اٹھارہ سال کی وہاں گنجائش نکل آئی تو ہم اُسی کے ساتھ متفق ہیں۔ ہمیں کیا ہے۔

میڈم اسپیکر: ٹھیک ہے میں ابھی ایوان سے رائے لیتی ہوں۔ جی آغا صاحب!

آغا سید محمد رضا (وزیر قانون و پارلیمانی امور): قانون میں واضح طور پر یہ ہے کہ:

The President or the Governor of a province may or if two fifth of its total membership to require the House or a provincial assembly shall refer to the Islamic Council for advice any question as to whether a proposed law is or is not repugnant to the

Islamic..... (مداخلت)

میڈم اسپیکر: آغا صاحب! اسکا میں ذکر کر چکی ہوں۔ اسی رول کے تحت ابھی میں ایوان سے، آپ سے پوچھتی ہوں۔ جو لوگ اسلامی نظریاتی کونسل کے بھیجنے کے حق میں ہوں گے وہ ہاتھ اپنے کھڑے کر دیں۔ واضح رہے کہ قواعد و انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 88 کے تحت مذکورہ رائے کیلئے ایوان کی two fifth اکثریت کی ضرورت ہے۔ آیا مذکورہ مسودہ قانون کی شق 2۔ ابھی اس پر آپ بہت خیال سے please voting کریں۔ یہ بڑا serious matter ہے۔ 2 (ب) کی وضاحت کیلئے یہ معاملہ اسلامی نظریاتی کونسل کو بھجوا دیا جائے؟ جو لوگ بھجوانا چاہتے ہیں وہ ہاتھ کھڑے کر دیں۔ آپ سیکرٹری صاحب! count کریں۔۔۔ (مداخلت) وہ ہم بعد میں کریں گے پہلے میں یہ رائے لے لوں میں پھر ابھی بھیج دیتی ہوں۔ جی وہ میں کروں گی۔ جی میں پہلے رائے لے لوں۔ جان جمالی صاحب! صرف رائے لے لوں پھر اُسکے بعد۔ جی count ہو گیا ہے دو منٹ آپ مجھے دے دیں۔ اب مجھے بتادیں سیکرٹری صاحب! آپ announce کر دیں، کہ کتنے ممبرز حمایت میں ہیں۔ لیکن یہ یاد رکھیں ایوان کی two fifth تو وہ ہم نے دیکھ لی ہیں پورے ایوان کی، جی۔ نہیں پورے ایوان کی two fifth ہوتی ہے، یہ بہت important وہ ہے۔ تو وہ نہیں ہوگا تو پھر وہ نہیں ہوگا۔ یعنی 26 ممبرز کا ہونا ضروری ہے۔ نہ بیٹھے ہوں۔ جی بتائیں سیکرٹری صاحب! پلیز مائیک پر آپ بتائیں۔

جناب شمس الدین (سیکرٹری اسمبلی): میڈم اسپیکر! ٹوٹل یہاں 14 ہوئے ہیں جبکہ 26 چاہیے اکثریت کیلئے۔

میڈم اسپیکر: چونکہ آج یہ پیش ہوا تھا اور ابھی تک اس پر ہم لوگ رائے نہیں establish کر سکیں چونکہ ممبرز بھی کم ہیں اور two fifth بھی نہیں ہیں۔ اور دوسرے ممبر بھی۔ تو اس وقت تحریک کو مطلوبہ اراکین کی حمایت حاصل نہیں ہوئی ہے۔ لہذا یہ تحریک نامنظور ہوتی ہے۔ یہ چونکہ اسکو ہم نہیں بھیج سکتے ہیں۔ کیونکہ اس وقت ہمارے

پاس 26 ممبرز کی اکثریت نہیں ہے۔ اب یہ بل منظوری کیلئے اگلے اجلاس میں پیش ہوگا۔

مجلس قائمہ بر محکمہ ملازمتہائے و عمومی نظم و نسق، بین الصوبائی رابطہ، قانون و پارلیمانی امور، پراسیکیوشن و انسانی حقوق کی رپورٹ کا پیش کیا جانا۔ please discipline in the Assembly سردار صاحب! پلیز۔
چیرمین مجلس قائمہ بر محکمہ ملازمتہائے و عمومی نظم و نسق، بین الصوبائی رابطہ، قانون و پارلیمانی امور، پراسیکیوشن و انسانی حقوق! مجلس کی رپورٹ بر جعلی ڈومیسائل کی روک تھام پیش کرنے سے متعلق تحریک پیش کریں۔ کون سے چیئرمین تھے۔
جناب طاہر محمود خان (وزیر محکمہ تعلیم): میڈم اسپیکر!

میڈم اسپیکر: جی؟

وزیر محکمہ تعلیم: یہ جعلی ڈومیسائل یہ کیا جعلی لوکل نہیں بن سکتے ہیں؟۔ میرے خیال میں جعلی ڈومیسائل پر اگر آپ بات کریں گے تو جعلی لوکل جو بن رہے ہیں۔ میں اس کا مخالف ہوں، جعلی ڈومیسائل نہیں بننے چاہیے۔ لیکن جعلی لوکل جو بن رہے ہیں تو اس کو kindly ذرا یہ بھی دیکھ لیں۔

میڈم اسپیکر: ٹھیک ہے ریکارڈ پر آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔

محترمہ شاہدہ رؤف: میڈم اسپیکر! یہ جعلی ڈومیسائل کو صرف hit کیا گیا ہے، اس صوبے کے اندر جعلی لوکل جتنی تعداد میں بن رہے ہیں۔ اور ان کو جس طرح cash کیا جا رہا ہے۔ تو ہم اس میں بالکل اپنا احتجاج ریکارڈ کرائیں گے۔ اگر یہاں قانون سازی ہوگی تو صرف جعلی ڈومیسائل کی نہیں جعلی لوکل کیلئے بھی ہوگی۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یہ معاملہ اس وقت عدالت کے اندر ہے۔ تو اس کے اندر آپ یہ دیکھ لیں کہ پچھلے اجلاس میں ایک اسی طرح کے کیڈرس سے متعلق بات ہوئی تھی۔

میڈم اسپیکر: آپ اگر رپورٹ پیش کریں تو اسمیں ایسے ہی ہے، اس میں کوئی contradiction نہیں ہے۔ آپ رپورٹ ضرور پڑھ لیں اس میں ہم نے ایسا کچھ نہیں کہا ہے۔

محترمہ شاہدہ رؤف: نہیں نہیں، لیکن اس کے اندر صرف یہ mention کرنا ہے ”کہ جعلی ڈومیسائل ہے“۔ اس کے اندر ساتھ شامل کیا جائے کہ جعلی لوکل۔

میڈم اسپیکر: جی کورٹ کی decision میں اگر آپ پڑھ لیں شاہدہ صاحبہ! تو صرف ڈومیسائل ہی ہے۔ اس وقت چونکہ نہیں، یہ اچھی بات ہے آپ کا پوائنٹ آ گیا۔ لیکن میں اُنکے بات کا جواب دے رہی تھی۔ اس وقت چونکہ چیئرمین صاحب واک آؤٹ پر ہیں، میں اس رپورٹ کو ڈیفرفر کر رہی ہوں اگلے سیشن کیلئے۔ کیونکہ وہ پیش نہیں ہو سکتی۔ اس کو چیئرمین کے بغیر آپ کیسے پیش کریں گے۔

ڈاکٹر عبدالملک بلوچ: میڈم اسپیکر!

میڈم اسپیکر: جی جعلی لوکل بھی ہیں۔ جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر عبدالملک بلوچ: واقعی یہ حقیقت ہے کہ یہاں پر جعلی لوکل بھی ہیں۔ ابھی جو recently کبیر محمد شہی کی سربراہی میں وہاں سینٹ میں جو کمیٹی بنی، اُن میں ہزاروں کی تعداد میں لوکل بھی ہیں۔ تو ہم تو دونوں cases کو tackle کریں لوکل اور ڈومیسائل۔

میڈم اسپیکر: ڈاکٹر صاحب! یہ matter جو ہے یہ الگ سے call attention notice پر، صرف زبانی نہیں، call attention notice پر یہ اسمبلی میں لاسکتے ہیں۔ اور ہم اُس کو پھر کمیٹی کے حوالے کریں گے۔ جی زمر خان اچکزئی صاحب۔

انجینئر زمر خان اچکزئی: میڈم اسپیکر! ہم بھی اس کمیٹی کے ممبر ہیں اور دو یا تین دفعہ ہم نے پیش کیا تھا ڈومیسائل کے حوالے سے۔ یہ صرف یہ نہیں ہے کہ جعلی ڈومیسائل۔ اس میں کچھ ایسے ڈومیسائل بن رہے ہیں، جو صحیح بن رہے ہیں اور وہ لوگ ابھی آ رہے ہیں۔ اور یہاں بلوچستان میں تین سال کیلئے ایک جگہ خرید کے اور اپنے تین سال کی مدت میں وہ اپنا ڈومیسائل بنا رہے ہیں۔ ابھی بھی بنے ہوئے ہیں۔ ابھی اُس کا کیا طریقہ کار ہوگا؟ یہ پتہ نہیں ہے پیش ہوتے ہیں اور ہمیں اعتماد میں نہیں لیتے ہیں۔ ہم بھی اس کمیٹی کے ممبر ہیں۔ ہم نے بھی اس پر تحریک التوا پیش کیا تھا، قراردادیں پیش ہوئی ہیں۔ ابھی تک کوئی result نہیں نکلا ہے۔

میڈم اسپیکر: ہم decision نہیں لیتے ہیں، کمیٹیز اپنی رپورٹ اسمبلی کو پیش کرتی ہیں۔

انجینئر زمر خان اچکزئی: میڈم اسپیکر! ایک منٹ آپ سُن تو لیں آپ رولنگ تو دے سکتی ہیں کہ ابھی جو بن رہے ہیں، اُن کا کیا طریقہ کار ہوگا؟ اب اسمبلی، ہم ذمہ دار لوگ ہیں، یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ ایک سال یا پانچ مہینے کا رپورٹ طلب کر لیں۔ وہ کتنے بنے ہوئے ہیں؟ صحیح بنے ہوئے ہیں؟۔ اور وہ غلط طریقے سے بنے ہوئے ہیں۔ کم از کم اُنکے لئے طریقہ کار تو وضع کر لیں کہ کیا ہونا چاہیے؟

میڈم اسپیکر: ابھی تک رپورٹ ہمارے سامنے پیش نہیں ہوئی ہے۔ اس کا طریقہ کار یہی ہے۔ زمر خان صاحب! بہت important point ہے آپکا۔ میں بار بار، طاہر محمود صاحب کا اور شاہدہ صاحبہ کا بھی، میں یہ کہہ رہی ہوں یہ جو پوائنٹ آیا تھا تو یہ ایک call attention notice کے تحت۔ ہائی کورٹ نے بھی لیا تھا اور پھر ہماری اسمبلی نے لیا تھا۔ there is a procedure۔ اب call attention notice پر اُسے لے کے آئیں۔ اور پھر میں اس کو کمیٹی کے حوالے کروں گی۔ اور کمیٹی اس پر، آپ لوگ discuss کریں گے۔ میری کہنے

سے یہ نہیں آئیگا۔ یہ آپ لوگوں کے کہنے پر آئیگا۔ وہ تو کمیٹی میں شاید آپ شامل نہیں ہونگے یا مصروفیات کی وجہ سے آپ نے attend نہیں کی ہوگی۔

وزیر محکمہ تعلیم: میڈم اسپیکر! اس میں ایک وضاحت کر دوں۔

میڈم اسپیکر: جی۔

وزیر محکمہ تعلیم: کچھ لوگ ہائی کورٹ کے اس فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ میں بھی گئے ہوتے ہیں۔ تو kindly اُس کو بھی مد نظر رکھیں کہ ہم سپریم کورٹ میں already ہیں۔ تو اس کو ہم pending میں رکھیں تو بہتر ہوگا۔

میڈم اسپیکر: چونکہ ہمارے تین معزز اراکین نے ایک ہی قسم کا پوائنٹ اٹھایا ہے تو جعلی لوکل کے حوالے سے میں اس کو بھی مذکورہ کمیٹی کے حوالے کرتی ہوں، تاکہ اُس کو دیکھ لیں۔

مجلس قائمہ بر محکمہ تعلیم، خواندگی اور غیر رسمی تعلیم، کوالٹی ایجوکیشن، صدارتی پروگرام (سی ڈی ڈبلیو اے) سائنس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی رپورٹ کا پیش کیا جانا۔

چیئر پرسن، مجلس قائمہ بر محکمہ تعلیم، خواندگی اور غیر رسمی تعلیم، کوالٹی ایجوکیشن، صدارتی پروگرام (سی ڈی ڈبلیو اے)، سائنس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی! ”بلوچستان کے نجی تعلیمی اداروں کی رجسٹریشن، ریگولیشن اور فروغ کا مسودہ قانون مصدرہ 2018ء“ اور ”پرائمری ایڈل سکولز کے بورڈ کے امتحانات اور شیڈولز کا طریقہ کار“ کی بابت مجلس کی رپورٹ پیش کرنے سے متعلق تحریک پیش کریں۔ جی۔

محترمہ شاہدہ رؤف: میں چیئر پرسن، مجلس قائمہ بر محکمہ تعلیم، خواندگی اور غیر رسمی تعلیم کے behalf پر، کوالٹی ایجوکیشن، صدارتی پروگرام (سی ڈی ڈبلیو اے) سائنس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی تحریک پیش کرتی ہوں کہ ”بلوچستان کے نجی تعلیمی اداروں کی رجسٹریشن، ریگولیشن اور فروغ کا مسودہ قانون مصدرہ 2018ء“ اور ”پرائمری ایڈل سکولز کے بورڈ کے امتحانات اور شیڈولز کا طریقہ کار“ کی بابت مجلس کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 27 فروری 2018ء تک توسیع کی منظوری دی جائے۔

میڈم اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا ”بلوچستان کے نجی تعلیمی اداروں کی رجسٹریشن، ریگولیشن اور فروغ کا مسودہ قانون مصدرہ 2018ء“ اور ”پرائمری ایڈل سکولز کے بورڈ کے امتحانات اور شیڈولز کا طریقہ کار“ بابت مجلس کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 27 فروری 2018ء تک توسیع کی منظوری دی جائے؟ تحریک منظور ہوئی، ”بلوچستان کے نجی تعلیمی اداروں کی رجسٹریشن، ریگولیشن اور فروغ کا مسودہ قانون مصدرہ 2018ء“

اور ”پرائمری ایڈل سکولز کے بورڈ کے امتحانات اور شیڈولز کا طریقہ کار“ کی بابت مجلس کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 27 فروری 2018ء تک توسیع کی منظوری دی جاتی ہے۔

چیئر پرسن، مجلس قائمہ بر محکمہ تعلیم، خواندگی اور اور غیر رسمی تعلیم، کوالٹی ایجوکیشن، صدارتی پروگرام (سی ڈی ڈبلیو اے) سائنس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی ”بلوچستان کے نجی تعلیمی اداروں کی رجسٹریشن، ریگولیشن اور فروغ کا مسودہ قانون مصدرہ 2018ء“ اور ”پرائمری ایڈل سکولز کے بورڈ کے امتحانات اور شیڈولز کا طریقہ کار“ کی بابت مجلس کی رپورٹ پیش کریں۔

محترمہ شاہدہ رؤف: میں چیئر پرسن، مجلس قائمہ بر محکمہ تعلیم، خواندگی اور غیر رسمی تعلیم کے behalf پر، کوالٹی ایجوکیشن، صدارتی پروگرام (سی ڈی ڈبلیو اے) سائنس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی تحریک پیش کرتی ہوں کہ ”بلوچستان کے نجی تعلیمی اداروں کی رجسٹریشن، ریگولیشن اور فروغ کا مسودہ قانون مصدرہ 2018ء“ اور ”پرائمری ایڈل سکولز کے بورڈ کے امتحانات اور شیڈولز کا طریقہ کار“ کی بابت مجلس کی رپورٹ پیش کرتی ہوں۔

میڈم اسپیکر: رپورٹ پیش ہوئی۔ وزیر محکمہ تعلیم، مجلس قائمہ بر محکمہ تعلیم، خواندگی اور اور غیر رسمی تعلیم، کوالٹی ایجوکیشن، صدارتی پروگرام (سی ڈی ڈبلیو اے)، سائنس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی! ”بلوچستان کے نجی تعلیمی اداروں کی رجسٹریشن، ریگولیشن اور فروغ کا مسودہ قانون مصدرہ 2018ء“ اور ”پرائمری ایڈل سکولز کے بورڈ کے امتحانات اور شیڈولز کا طریقہ کار کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ تعلیم: میں وزیر تعلیم، رپورٹ پیش کرتا ہوں، کہ مجلس قائمہ بر محکمہ تعلیم خواندگی اور اور غیر رسمی تعلیم، کوالٹی ایجوکیشن، صدارتی پروگرام (سی ڈی ڈبلیو اے)، سائنس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی! ”بلوچستان کے نجی تعلیمی اداروں کی رجسٹریشن، ریگولیشن اور فروغ کا مسودہ قانون مصدرہ 2018ء“ اور ”پرائمری ایڈل سکولز کے بورڈ کے امتحانات اور شیڈولز کا طریقہ کار“ کی بابت مجلس کی سفارشات پر مبنی رپورٹ کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

میڈم اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا ”بلوچستان کے نجی تعلیمی اداروں کی رجسٹریشن، ریگولیشن اور فروغ کا مسودہ قانون مصدرہ 2018ء“ اور ”پرائمری ایڈل سکولز کے بورڈ کے امتحانات اور شیڈولز کا طریقہ کار“ کو مجلس کی سفارشات پر مبنی رپورٹ کو فی الفور زیر غور لایا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ ”بلوچستان کے نجی تعلیمی اداروں کی رجسٹریشن، ریگولیشن اور فروغ کا مسودہ قانون مصدرہ 2018ء“ اور ”پرائمری ایڈل سکولز کے بورڈ کے امتحانات اور شیڈولز کا طریقہ کار“ کو مجلس کی سفارشات پر مبنی رپورٹ کو فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔ اس کی بھی انشاء اللہ منظوری کیلئے، اسکے لیے ہم اگلے سیشن میں اس کو منظور کرائیں گے۔

میڈم اسپیکر: مجلس قائمہ برحکمہ سماجی بہبود و ترقی نسواں، زکوٰۃ عشر، حج و اوقاف، اقلیتی امور اور امور نوجوانان کی رپورٹ کا پیش کیا جانا۔ چیئر پرسن، مجلس برحکمہ سماجی بہبود و ترقی نسواں، زکوٰۃ عشر، حج و اوقاف، اقلیتی امور اور امور نوجوانان! مجلس کی رپورٹ برحکمہ زکوٰۃ عشر، حج و اوقاف، اقلیتی امور اور امور نوجوانان! مجلس کی رپورٹ پیش کرنے سے متعلق تحریک پیش کریں۔ جی ڈاکٹر شمع اسحاق صاحبہ!

ڈاکٹر شمع اسحاق بلوچ: شکریہ میڈم اسپیکر، میں چیئر پرسن، مجلس برحکمہ سماجی بہبود و ترقی نسواں، زکوٰۃ عشر، حج و اوقاف، اقلیتی امور اور امور نوجوانان تحریک پیش کرتی ہوں کہ مجلس کی رپورٹ برحکمہ زکوٰۃ عشر، حج و اوقاف، اقلیتی امور اور امور نوجوانان کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 27 فروری 2018ء تک توسیع کی منظوری دی جائے۔

میڈم اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا مجلس کی رپورٹ برحکمہ سماجی بہبود و ترقی نسواں، زکوٰۃ عشر، حج و اوقاف، اقلیتی امور اور امور نوجوانان پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 27 فروری 2018ء تک توسیع کی منظوری دی جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ مجلس کی رپورٹ برحکمہ سماجی بہبود و ترقی نسواں، زکوٰۃ عشر، حج و اوقاف، اقلیتی امور اور امور نوجوانان پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 27 فروری 2018ء تک توسیع کی منظوری دی جاتی ہے۔ چیئر پرسن، مجلس برحکمہ سماجی بہبود و ترقی نسواں، زکوٰۃ عشر، حج و اوقاف، اقلیتی امور اور امور نوجوانان! مجلس کی رپورٹ برحکمہ زکوٰۃ عشر، حج و اوقاف، اقلیتی امور اور امور نوجوانان پیش کریں۔

ڈاکٹر شمع اسحاق بلوچ: میں چیئر پرسن، مجلس برحکمہ سماجی بہبود و ترقی نسواں، زکوٰۃ عشر، حج و اوقاف، اقلیتی امور اور امور نوجوانان، مجلس کی رپورٹ برحکمہ زکوٰۃ عشر، حج و اوقاف، اقلیتی امور اور امور نوجوانان سے متعلق مجلس کی رپورٹ پیش کرتی ہوں۔

میڈم اسپیکر: رپورٹ پیش ہوئی۔ اور اس رپورٹ کو اگلے سیشن میں انشاء اللہ زیر غور بھی لایا جائے گا اور منظور بھی کیا جائے گا؟ any other point۔ جی ڈاکٹر شمع اسحاق صاحبہ!

ڈاکٹر شمع اسحاق بلوچ: شکریہ، میڈم اسپیکر۔ کوئی تین چار مہینے ہو گئے ہیں ہمارے جو بچے انٹری ٹیسٹ کے لیے ڈورڈور سے آئے ہوئے ہیں۔ نوشکی ہے، خاران ہے، لورالائی ہے، ژوب ہے، زیارت ہے، گوادر ہے اور مکران ڈسٹرکٹ۔ یہ بچے آج بھوک ہڑتال پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ آج یہ بچے تشدد کا نشانہ بنائے جا رہے ہیں۔ آج یہ بچے جیل اور تھانوں میں بیٹھے ہوئے دکھ کھا رہے ہیں۔ میڈم اسپیکر! یہ اپنے اس جمہوری دور میں، اس جمہوری ادوار میں، اس بلوچستان کے ڈورڈوراز علاقوں سے جس طریقے سے تعلیم حاصل کر کے آئے ہیں، وہ آپ اور ہم بخوبی جانتے

ہیں۔ وہاں سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد جب وہ یہاں پہنچتے ہیں انٹری ٹیسٹ کے لیے، تو جو انٹری ٹیسٹ ان سے لیا جاتا ہے وہ انکے برخلاف ہیں۔ جہاں موبائل فون کا استعمال اور دوسرے ذرائع جو نقل کی روک تھام کے لیے جن کے لیے ہم بات کرتے رہتے ہیں۔ وہ بھی استعمال کیے گئے ہیں۔ میں یہ سمجھتی ہوں میڈم اسپیکر! اگر آج یہ بچے اس سردی میں، اس بارش میں، پُر امن احتجاج پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور پھر پُر امن احتجاج کرتے ہوئے یہ باہر نکلتے ہیں اور ایک ریلی نکالتے ہیں۔ پھر ان پر تشدد کیا جاتا ہے ان کو مارا بیٹھا جاتا ہے اور پھر تھانوں میں بند کر دیا جاتا ہے۔ میں یہ سمجھتی ہوں، وزیر اعلیٰ صاحب یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اگر وزیر اعلیٰ صاحب ہماری بات سن رہے ہیں۔

میڈم اسپیکر: سی ایم صاحب! ڈاکٹر شمع صاحبہ آپ کی attention چاہتی ہیں۔

ڈاکٹر شمع اسحاق بلوچ: وزیر اعلیٰ صاحب! میں نے اتنی بڑی تقریر کر لی آپ نے سنی نہیں۔ ابھی بات یہ ہے کہ میرے خیال میں وہ بچے آپ کے پاس بھی آئے تھے۔ اور آپ بھی اُنکے پاس گئے تھے۔ وہ بچے انٹری ٹیسٹ کے لیے، جو کہ آپ دیکھ لیں، آواران سے، خضدار سے، خاران سے، ژوب سے، مستونگ سے، لورالائی سے، یہاں سے یہ بچے آئے ہوئے ہیں۔ انکے ساتھ انٹری ٹیسٹ میں جو نا انصافیاں ہوئیں اور پھر وہاں سے انہیں نکالا گیا، نقل کی روک تھام کے لیے انہوں نے آواز اٹھائی، بھوک ہڑتالی کمپ میں پریس کلب کے سامنے بیٹھے۔ وہاں سے انہیں اٹھایا گیا۔ پولیس کی لاٹھی چارج ہوئی ان پر۔ اور پھر ان کو تھانوں میں بند کر دیا گیا۔ اب ان بچوں کا کیا قصور ہے آپ مجھے بتائیں؟ یہ ٹیسٹ تو ہم بھی پاس کر چکے ہیں۔ لیکن اتنا ظلم، اتنا جبر کبھی بھی نہیں ہوا۔ اب یہ بلوچستان کو تو ہم نے وہ بنا دیا کہ جو فلسطینی ماں کہتی تھی کہ خون پھر خون ہے، ٹپکے گا تو جم جائے گا۔ اب ہمارے یہاں پر خون ہی خون ہیں مطلب ان بچوں کے ساتھ ان میں بچیاں بھی تھیں، عورتیں بھی تھیں، بچیاں بھی تھیں جو کہ میٹرک پاس کر کے یہاں پر انٹری ٹیسٹ پاس کرنے کے لیے آئی ہوئی تھیں۔ میں یہ چاہتی ہوں میڈم اسپیکر! یہ یہاں پر اسکو conclude کیا جائے۔ اُنکے لیے کوئی بات رکھی جائے۔ آیا وہ انٹری ٹیسٹ دوبارہ دیں یا پھر کوئی اور راستہ نکالا جائے۔ کیونکہ وہ تو کہہ رہے ہیں کہ ہم HEC کی ٹیسٹ کو ماننے ہی نہیں ہیں۔

میڈم اسپیکر: سی ایم صاحب جواب دینا چاہ رہے ہیں۔ میں ایک دفعہ پھر سی ایم صاحب! سر آپ کی اجازت سے، میں صرف یہ چاہتی ہوں کہ میں نے دو دفعہ کہا ہے، تیسری دفعہ کہہ رہی ہوں کہ ایوان کے لیے اچھی بات نہیں ہے کہ آپ کو میں نے کہا کہ جا کے منالیں۔ اور ایوان اسی طرح چلتے ہیں۔ جھگڑے ہوتے ہیں۔ مخالفتیں ہوتی ہیں۔ لیکن اُس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اپوزیشن جو ہے وہ ایوان کی خوبصورتی ہے آپ میں سے جا کے ممبرز جن کے میں نے نام لیے ہیں، وہ جا کے منالیں۔

قائد ایوان: کمیٹی بنا دیا ہے؟ اچھا ٹھیک ہے۔

میڈم اسپیکر: میں as a Speaker بتا رہی ہوں، باقی آپ لوگوں کی مرضی ہے۔ جی۔

قائد ایوان: میرے خیال میں اُنکے لیے ایک کمیٹی بنا دیتے ہیں۔ کون؟۔ اب سارے، اُنہوں نے ایسی باتیں کیے ہیں، تو، میرے خیال میں یہ پہلی دفعہ ہوا ہے۔ ہم نے جو چار سال گزارے ہیں، جس محبت سے۔ پہلی دفعہ اس طرح کی باتیں اور اس طرح کر کے نکلے ہیں۔ بلوچستان ایک روایتی صوبہ بھی ہے۔ ایک دوسرے کا احترام اور میرے خیال میں وہ الفاظ بھی حذف کیے جائیں جو اُنہوں نے اُس وقت کہے ہیں۔

میڈم اسپیکر: جی۔ جتنے بھی غیر مناسب الفاظ تھے، غیر پارلیمانی، اُن کو حذف کیا جائے۔

قائد ایوان: میرے خیال میں اس طرح کی نہ بات کرنی چاہیے۔ اس طرح، یہ نہیں ہے کہ پہلی دفعہ ایسا ہوا ہے۔ گورنمنٹ کو اختیار ہے۔ اور پارلیمنٹ کو اختیار ہے کہ کوئی بھی چیز change کریں۔ جس طرح اسلام آباد ایگزیکٹو کو محترمہ بینظیر بھٹو کے نام سے change بھی کیا گیا اور ابھی بھی وہ اسی طرح چل رہا ہے۔ پارٹیاں change ہوتی گئیں۔ لیکن وہ ایک فیصلہ ہوا ہے۔ اُس فیصلے کا احترام ہوا ہے۔ اُس میں جس طرح ہمارے لاء منسٹر صاحب نے کہا کہ کوئی اُس میں یہ نہیں لکھا تھا کہ کیا ہے؟۔ کیا نہیں؟۔ لیکن اگر change بھی کر لیں تو کون سا قیمت آجاتی ہے؟۔ اور یہ ہمارا ایک اختیار ہے۔ اور اس طرح چیزیں۔ اور اس طرح ہم behavior ہمارا یہ رہا ہے کہ اس پارلیمنٹ سے بہت ساری اُمیدیں ہیں ہمارے لوگوں کے۔ اور اسی سے لوگ سیکھنا چاہتے ہیں کہ ہمارے پارلیمنٹ کا کیا کردار ہے۔ اور کس طرح۔ اگر یہ چیزیں باہر جاتے ہیں۔ اور لوگ دیکھ رہے ہیں کہ ہمارے یہ جو august House ہے۔ اور اسکے ممبرز کی کس طرح کی انکی language ہے؟ اور بات کرنے کا طریقہ ہے؟ بہر حال اسکے لیے کمیٹی بننی چاہیے۔ اور اُنکو منانا چاہیے۔ پارلیمانی ہمارا وہ جو روایات ہیں، اُسکے تحت۔ تو میرے خیال میں میرا گیلہ صاحب senior ہیں۔ سردار صالح بھوتانی صاحب میرے خیال میں یہ دونوں جائیں۔ اور ڈاکٹر مالک صاحب اگر، ڈاکٹر مالک صاحب کچھ۔ تو سردار صالح صاحب مہربانی کریں۔ ابھی میں آتا ہوں وہ ڈاکٹر صاحب کا وہ جو مسئلہ۔ بالکل یہ پہلے ہم گئے تھے پریس کلب، وہاں کوئی پروگرام تھا پھر میں ان سے ملا۔ اور اُن سے بات چیت کیا۔ پھر ہم نے overall جو چیزیں دیکھے۔ دوسرے گروپ بھی، جو ہمارے students تھے، بہت بڑا ایک مسئلہ تھا۔ اسپیکر صاحب! ہم نے اس پرمیٹنگ بھی مختلف میٹنگز کرتے رہے۔ رات بھر میٹنگز چلتے رہے۔ کہ ہم اس پر کیا فیصلہ کریں؟ ہمارے لیے مشکلات بہت زیادہ تھے۔ ایک طرف یہ تھا کہ اگر دو چار کسی نے غلطی کیا۔ اور ایک طرف یہ

☆ بحکم میڈم اسپیکر XXXX .XXXX .XXXX .XXXX یہ الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے گئے۔

تھا کہ آٹھ دس ہزار ہمارے وہ students ہیں جو ڈور دراز سے آئے ہوئے ہیں۔ کیا، اسکو ہم کس طرح دوبارہ وہ کریں؟ جس ادارے نے ٹیسٹ لیا ہے وہ بہت محترم ادارہ بھی ہے۔ کچھ چیزیں تھیں۔ لیکن ہم اُس مینٹنگ میں چل رہے تھے۔ یہ میرے خیال میں case shift ہو گیا تھا ہائی کورٹ میں کسی نے درخواست دیا تھا۔ پھر ہمارا وہ اختیار سے باہر ہو گیا۔ اب کورٹ جو فیصلہ کرے گا۔ کیونکہ جب کورٹ میں مسئلہ چلا جاتا ہے پھر آپ کوئی فیصلہ دے ہی نہیں سکتے ہیں۔ تو اب case عدالت میں ہے۔ ہم اُس میں کوئی فیصلہ نہیں دے سکتے ہیں۔ اسی لیے میرے خیال میں انتظار کرنا چاہیے کہ عدالت کیا فیصلہ دے۔ یہ ڈاکٹر صاحب! جو آپ نے point raise کیا، اسکا، اب ہمارے پاس اختیار ختم ہو گیا۔ ہم اسمیں بالکل مسلسل serious بھی تھے۔ اور ہم اس پر چاہتے بھی تھے۔ کیونکہ دونوں طرف سے بچے ہمارے تھے۔ ہم چاہتے تھے کہ بہتر فیصلہ کریں۔ لیکن جب عدالت میں فیصلہ گیا اسی دن، پھر اُس سے ہم نے اپنے سارے ہاتھ روک دیئے کہ جب تک کہ کورٹ فیصلہ کرے۔

میڈم اسپیکر: ٹھیک ہے شکریہ۔ اب میں گورنر صاحب کا انگریزی حکم نامہ پڑھ کر سناتی ہوں۔

ORDER

In exercise of the powers conferred on me by Artical 109(B) of the constitution of Islamic Republic of Pakistan 1973. I Muhammad Khan Achakzai, Governor Balochistan hereby order that on conclusion of the business the session of the Provincial Assembly of Balochistan shall stand prorogued on Tuesday the 27th February 2018.

اب اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک کے لیے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اسمبلی کا اجلاس شام 6 بجکر 35 منٹ پر اختتام پذیر ہوا

☆☆☆